Digitized by Khilafat Library Rabwah

115

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۳ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ ۔ ۱۷ ہجرت ۱۳۵۱ہش ۔ ۱۷ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۱۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۶ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب التزام اور توجہ کے ساتھ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اور حضور کے اہل بیت کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور ہمیں حضور کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق بخشے ۔

ربوہ ۔ ۱۶ ہجرت ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے ۔ آمین

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمتِ دین کیلئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں ۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تربیتی اجتماع مجالس انصار اللہ گوجرانوالہ

مورخہ ۴ احسان ۱۳۵۱ہش / ۴ جون ۱۹۷۲ء کو ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ تربیتی اجتماع گوجرانوالہ شہر میں منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکزی نمائندہ کی شمولیت بھی متوقع ہے ۔

ضلع گوجرانوالہ کی جملہ مجالس انصار اللہ کے زعماء و اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایسی معرفت و یقین حاصل کرنے کی کوشش کرو جس سے گناہ کی زندگی پر موت وارد ہو جائے

یہ دن بڑے ہولناک ہیں اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کرو اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے رہو

"میری نصیحت اس وقت جماعت کو یہ ہے کہ یہ دن بڑے سخت اور ہولناک ہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے دلوں کو اور آنکھوں کو بُرے جذبات سے روکیں اور اپنے اعمال اور چال چلن میں خاص تبدیلی کریں ۔ یہ وقت خاص تبدیلی کا ہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کا ہے ۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو ۔ میں نے سُنا ہے کہ ایک شخص عین شادی کے دن مر گیا ۔ دُنیا کی بے ثباتی کی یہ کیسی عبرت بخش مثال ہے ۔ اگر دانشمند غور کرے تو ایک طرح سے یہ دن بڑے عجیب ہیں ۔ ان پر نظر کرنے سے موت یاد آتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوتا ہے ۔ اور یقین ہی ایک ایسی شے ہے جو ایسی اعلیٰ درجہ کی لذّت اور سرور صادق الیقین کو بخشتا ہے جو کسی اور کو میسر نہیں آ سکتے ۔

خدا شناسی کے مسئلہ پر اس وقت ہزاروں قسم کے حجاب اور گرد و غبار پڑے ہیں اور وہ یقین جو لذّت بخش نتائج اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ نہیں رہا ۔ اور وہ سرور جو دُنیا کے تعلقات میں پیدا ہونے والے رنج و غم کو دُور کرتا ہے اس وقت نہیں ہے بلکہ یہ حالت ہو رہی ہے کہ اکسیر مل جاوے تو مل جاوے لیکن ایسے آدمی اس زمانہ میں ملنے مشکل ہیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایسا یقین رکھتے ہوں جس نے اُن کی ساری قوتوں اور جذبات پر ایسا اثر کیا ہو اور ایسی معرفت عطا کی ہو جس سے اُن کے گناہ کی زندگی پر موت وارد ہو چکی ہو ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ایسے دلوں کا ملنا بہت مشکل ہے جو ایمان اور اس کے لذّت بخش نتائج کی معرفت سے بھرے ہوئے ہوں ۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۹۷ و ۹۸)

"اشاعتِ اسلام کیلئے اپنی زندگیوں کو وقف کردو"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی برکت حاصل کرو تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کردو ۔۔۔ اور یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے ، دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے اور دین کیلئے اپنا وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہوگا ۔ بلکہ یاد رکھو ! واللّٰہ خیر الرازقین ۔ جب اس طرح مال خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں دُنیا کا بادشاہ بنا دے گا ۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں بالکل حقیر اور ذلیل نظر آنے لگیں گی ۔"

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۳۷ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیاتِ الٰہی کی ناقدری سے بچنے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بڑی وضاحت سے اِس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت کے نشانوں کا ظہور عمل میں آتا ہے یا ظاہر ہونے والے نشانوں کا تحدیثِ نعمت کے طور پر تذکرہ ہوتا ہے تو حقیقی مومن شکر کے جذبات سے معمور ہوکر اللہ تعالیٰ کی پہلے سے بھی زیادہ حمد کرتے اور زیادہ تعہد کے ساتھ اسی کی عبادت بجالاتے ہیں۔ ان کے ایمان میں ایک تازگی اور پختگی آجاتی ہے اور ایمان کی اِسی تازگی اور پختگی کے زیرِ اثر وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اور زیادہ جذبہ و جوشش کے ساتھ مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے لگتے ہیں۔ ان کی ایک ہی خواہش اور تمنا ہوتی ہے کہ انہیں اللہ تعالےٰ کی معیت اور تائید و نصرت حاصل رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانوں کے مورد بنتے رہیں۔

(بحوالہ الانفال آیات ۳ تا ۵ و السجدہ آیات ۱۶ تا ۱۸)

جہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تائیدی نشانوں کے ظہور پر حقیقی مومنوں کے ایمان افروز ردِّ عمل کا تفصیل سے ذکر کیا ہے وہاں جماعتِ مومنین میں پائے جانیوالے قلیل التعداد منافقوں کے یکسر متضاد طرزِ عمل پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ وہ شکر کے جذبات سے معمور ہونے کی بجائے ظاہر ہونے والے تائیدی نشانوں کے بارہ میں استہزاء سے کام لیتے ہیں اور اِس طرح ان نشانوں کی تحقیر کے مرتکب ہوکر خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب بنتے ہیں۔ وہ خود نیکیوں میں ترقی کرنے کی بجائے دوسروں کو نیکیاں بجالانے سے منع کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرنا ان کے لئے اور زیادہ دوبھر ہوجاتا ہے۔ ان کے اس استہزاء ناشکری اور کھلی کھلی نافرمانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے واسطے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب مقدر کردیا جاتا ہے۔

(بحوالہ التوبہ آیات ۶۴ تا ۶۸)

آیاتِ الٰہی کے ظہور پر مومنوں اور منافقوں کے باہم یکسر متضاد ردِّ عمل کا علیحدہ علیحدہ ذکر کر کے اللہ تعالےٰ نے جہاں مومنوں کو آیاتِ الٰہی کی قدردانی کے صحیح طریق پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی ہے وہاں اِس بارہ میں ایک خاص احتیاط سے کام لینے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور وہ احتیاط یہی ہے کہ جب آیاتِ الٰہی کا ظہور عمل میں آئے اور منافقین استہزاء سے کام لیکر انہیں شکر گزاری کے طریق سے بھٹکانے کی کوشش کریں تو اُن کا فرض یہ ہے کہ وہ اُن کے بہکائے میں نہ آئیں بلکہ اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا ہی ترک کردیں تاکہ نہ ان کی باتیں کانوں میں پڑیں اور نہ راہِ حق سے بھٹکنے کا سوال پیدا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو ان کا یہ فرض یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا (النساء آیت ۱۴۱)

اور اُس نے اِس کتاب میں تم پر یہ حکم اُتار چھوڑا ہے کہ جب تم اللہ کے نشانوں کے متعلق اظہار انکار سُنو یا ان سے استہزاء ہوتے ہوئے سُنو تو ان ہنسی کرنے والوں کے ساتھ اُسوقت تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہوجائیں۔ تم ان ہنسی کرنے والوں کے پاس بیٹھنے کی صورت میں یقیناً ان جیسے متصوّر ہوگے اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کر کے رہے گا۔

اِس سے ظاہر ہے کہ جہاں مومنین کے لئے خدائی نشانوں کے ظہور پر انکی قدردانی کے طریق (یعنی اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید اور خدا کی راہ میں مالی و جانی قربانیوں کے غیر معمولی جوش) پر عمل پیرا ہونا ضروری ہوتا ہے وہاں ان کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ خدائی نشانوں کی ناقدری کے طریقوں سے بچیں اور ہر اُس احتیاط کو بروئے کار لائیں کہ جس کے نتیجہ میں ناقدری کے ارتکاب کا کُلّی طور پر سدِّ باب ہوسکے۔ قرآنِ مجید کی رو سے اِس ضمن میں ایک نہایت ضروری احتیاط یہ ہے کہ وہ اُن قلیل التعداد منافقوں سے پوری طرح چوکس اور ہوشیار رہیں جو خود اُنہیں کے درمیان گھسے ہوئے ہوتے ہیں اندر ہی اندر وہ خدائی نشانوں کی اہمیت کو گرا کر اُنہیں گمراہ کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے مواقع پر اِس امر کا خدشہ ہوتا ہے کہ کہیں کوئی مومن ایسے منافقوں کی گمراہ کُن باتوں میں آکر غلط راہ پر نہ جا پڑے اور انعاماتِ الٰہیہ کا وارث بننے کی بجائے اُلٹا خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن جائے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ جو لوگ اپنے باطنی نفاق کی وجہ سے آیاتِ الٰہی کی ناقدری کے مرتکب ہوں اور اِس بارہ میں استہزاء سے کام لیں مومنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کی صحبت سے دُور رہیں۔ اور اُن کی مجلسوں میں اُسوقت تک نہ بیٹھیں جب تک کہ وہ اِس استہزاء کے ناروا طریق کو ترک نہ کردیں۔ آیاتِ الٰہی کی ناقدری سے بچنے کا یہ ایک نہایت ہی اہم اور ضروری طریق ہے جس پر عمل پیرا ہونے کا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے۔

پس جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان ظاہر ہو تو ہر مومن کا یہ فرض ہونا ہی کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور دیکھے کہ آیا اسکے دل میں شکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں یا نہیں اور وہ خدائی حکم کے مطابق اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور خدا کی راہ میں مالی و جانی قربانیوں کے لئے غیر معمولی جوش پاتا ہے یا نہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اس کے لئے بہت خوف اور خطرہ کا مقام ہے۔ اسے توبہ و استغفار سے کام لے کر اپنے عمل کو مومنوں کے شایانِ شان بنانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے انعامات اُنہیں کو ملتے ہیں اور دونوں جہانوں کی نعمتوں سے انہیں ہی مالا مال کیا جاتا ہے جو خدائی نشانوں کے ظہور اور ان کے ذکر پر اپنے دِلوں میں ایک بشاشت محسوس کرتے ہیں اور پختہ عزم اور انشراحِ قلب کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی عبادت اور دین کی راہ میں جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے پر کمربستہ ہوجاتے ہیں۔ پھر اِسی سلسلہ میں ایک ضروری احتیاط یہ ہے کہ مومن خدائی نشانوں سے استہزاء کرنے والوں کے پاس اُس وقت تک نہ بیٹھیں جب تک کہ وہ اِس طریق کو ترک نہ کردیں۔ خدائی نشانوں کی ناقدری سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے اِس احتیاطی حکم پر عمل پیرا ہونا از بس ضروری ہے۔

ربوہ کے رہنے والو تم پہ خدا کی رحمت

ربوہ کے رہنے والو تم پر خدا کی رحمت
لاکھوں سلام لے کر آئے ہر ایک ساعت

شیرازہ بندیوں کی برکت سے باخبر ہو
تم خوب جانتے ہو کیا چیز ہے اقامت

کام آگئیں ہمارے قربانیاں تمہاری
لے آئے تم زمیں پر نقش و نگارِ جنت

کم مائگی کے ہوتے آسودہ حال ہو تم
ہے مختلف تمہاری دنیا سے قدرِ دولت

تہذیبِ نو کی ساری بے رہروی سے عاری
خوفِ خدا تمہارا معیارِ آدمیت

شب زندہ دار پیری آسودہ و شگفتہ
پاکیزہ دل جوانی بیدار و باکرامت

خاتونِ خانہ ساماں معصوم و پاک داماں
جس سے وفا کی قیمت جس سے حیا کی زینت

تقویٰ شعار بچے تقویٰ شعار مائیں
سینوں میں انکے ایماں قدموں میں انکے جنت

ہر صبح و شام گھر گھر ذکرِ خدائے برتر
اے ارضِ پاک تیرے دیوار و در سلامت

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمّ الخبائث —— شراب

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

سقوط ڈھاکہ کے بعد پاکستانی عوام نے شراب نوشی پر پابندی لگانے کے لئے بار بار مطالبہ کیا ہے۔ مظاہرے کئے ہیں۔ اسلام نے شراب پر آج سے چودہ سو سال پہلے سے پابندی لگائی ہوئی ہے۔ اور قرآن کریم نے شراب کے متعلق کہا ہے:۔

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ

شراب پلید اور ناپاک چیز ہے اس سے شیطانی حرکات اور اخلاق فاسدہ پیدا ہوتے ہیں اسلئے تم اس سے بچو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے خلاف انتہائی سخت الفاظ میں وعید کی ہے۔

سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی بے نظیر مثال ہے کہ جب ہجرت کے چوتھے سال میں حرمت شراب کا حکم خداوندی نازل ہوا تو آپ نے اس ارشاد خداوندی کی منادی مدینہ شہر کی ہر گلی اور ہر کوچہ میں کرادی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جس وقت مدینہ کے گلی کوچوں میں شراب کے حرام ہونے کا اعلان عام کیا جا رہا تھا۔ اس وقت ایک انصاری کے گھر میں شراب کی محفل گرم تھی اور دور چل رہا تھا ایک خم لنڈھایا جا چکا تھا دوسرے کی نوبت آنے کو تھی کہ اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینا ممنوع قرار دے دیا ہے ایک شخص مجلس میں سے اٹھ کر بولا کہ یہ شراب کی ممانعت کا حکم معلوم ہوتا ہے ٹھہر جاؤ معلوم کر لیں اس پہ ایک اور شخص اٹھا اور اس نے اس مٹکے کو جو شراب سے بھرا ہوا تھا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور کہا کہ پہلے حکم کی تعمیل کرو اور پھر دریافت کرو بخاری شریف میں آیا ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا عُبَيْدَةَ
وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ
مِنْ فَضِيْخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ فَجَاءَهُمْ
آتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ
فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ قُمْ يَا
اَنَسُ فَاَهْرِقْهَا فَاَهْرَقْتُهَا

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ میں ابا عبیدہ ابا طلحہ اور ابی بن کعب کو کھجوروں کی عمدہ شراب پلا رہا تھا کہ آنے والے ایک شخص نے کہا کہ شراب حرام ہو چکی ہے۔ اس پر ابو طلحہ نے کہا کہ اے انس اٹھ اور شراب کو گرا دے چنانچہ میں نے شراب کو گرا دیا۔

(کتاب الاشربۃ)

چنانچہ جس دن شراب کے حرام ہونے کا اعلان ہوا اس دن مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہہ رہی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اعلان عام ہی شراب نوشی کو کلیتہً ختم کرنے کے لئے کافی ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قوت قدسیہ اور انقلاب عظیم کا ذکر یوں فرمایا ہے ؎

وَجَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا
وَاَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ

تو نے میخانے ویران کر دئے اور شراب کی دکانوں کو شہروں سے دور کر دیا۔

كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا
فَجَعَلْتَهُ فِي الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ

بہت تھے جو خم کے خم پی جاتے تھے پھر تو نے ان کو دین کا متوالا بنا دیا۔

—— (۲) ——

عربی زبان میں شراب کے ایک ہزار سے زائد نام ہیں چنانچہ عربی ادب میں "الخمریات" یعنی شراب سے متعلقہ امور کے متعلق شعر و شاعری کا ایک باب ہے اور مشہور کتاب حلیۃ الکمیت مصنفہ شمس الدین محمد بن الحسن میں یہ نام مذکور ہیں۔ خمریات کے باب میں شراب کی مجالس ماحول اور ناشبر اور بد اخلاقی کے واقعات موجود ہیں عرب قوم کی گھٹی میں شراب تھی قومی تقاریب میں بطور ضیافت کے شراب پیش ہوتی تھی۔ چنانچہ تاریخ کی کتب میں آتا ہے کہ عرب میں شراب پینے کے پانچ وقت مقرر تھے۔

۱۔ جاشریہ ۔ وہ شراب جو طلوع آفتاب سے پہلے پی جاتی تھی۔
۲۔ صبوح جو طلوع آفتاب کے بعد پی جاتی تھی۔
۳۔ قیل جو دوپہر کے وقت پی جاتی تھی
۴۔ غبوق غروب آفتاب سے قبیل کے وقت پی جاتی تھی۔
۵۔ فحمۃ وہ شراب جو رات کے وقت پی جاتی تھی۔

مگر جب اسلام کی نورانی کرنوں کی اشاعت ہوئی تو پانچ وقت شراب کی بجائے پانچ نمازیں مقرر کر دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی وحی میں شراب کی حرمت کے متعلق جو الفاظ وارد ہوئے اسکی روشنی میں شراب کے متعلق عمومی نفرت کراہیت پیدا کرنے کے لئے فرمایا!

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ لَعَنَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ
عَشَرَةً عَاصِرَهَا
وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا
وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ
اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا
وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ
لَهَا وَالْمُشْتَرَى لَهُ

(ابن ماجہ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب کے تعلق میں دس اشخاص پر لعنت کی ہے۔

(۱) شراب کشید کرنے والے
(۲) کشید کروانے والے۔
(۳) اسکے پینے والے
(۴) شراب کے اٹھانے والے
(۵) جس کے لئے اٹھائی جائے۔
(۶) اس کے پلانے والے۔
(۷) اس کی فروخت کرنے والے
(۸) اس کی قیمت منافع کھانے والے
(۹) اس کے خریدار پر۔
(۱۰) جس کے لئے خریدی جائے۔ ان سب پر لعنت کی ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب کی حرمت کے متعلق جس قسم کے جامع الفاظ اور اصطلاحات بیان فرمائی ہیں اس کے ذریعہ شراب کے جملہ متعلقات اور ذرائع کو آپ نے حرام قرار دیا ہے اور حرمت شراب کا یہ ضابطہ مکمل ہے یہ اس ماہر قانون کے الفاظ ہیں جس کی قوت قدسیہ نے شراب کی لعنت کو آنًا فانًا ختم کر دیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

تَرَكُوا الْغَبُوْقَ وَبَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِهِ
ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْاَحْزَانِ

انہوں نے شام کی شراب ترک کر دی اور اس لذت کے بدلے انہوں نے مشکلات کی راتوں میں دعا کی لذت اختیار کر لی

بعض لوگ جو سرد ممالک میں رہنے والے ہیں یہ کہتے ہوئے سنے گئے ہیں کہ سردی کے ازالہ کے لئے شراب کا پینا ضروری ہے ورنہ بیمار ہو جانے کا خطرہ ہے ایسے لوگوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں اس کا جواب ہے چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت سے دیلم الحمیری نے دریافت کیا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ
بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا
شَدِيْدًا وَاِنَّا نَتَّخِذُ
شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ
نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا
وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ
هَلْ يُسْكِرُ؟ قُلْتُ نَعَمْ.
قَالَ فَاجْتَنِبُوْهُ قُلْتُ
اِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ
قَالَ فَاِنْ لَمْ يَتْرُكُوْهُ
فَقَاتِلُوْهُمْ ۔ (ابوداؤد)

یا رسول اللہ ہم سرد ممالک کے رہنے والے سخت محنت کا کام کرتے ہیں اور ہم گندم سے شراب تیار کرتے ہیں تاکہ ہم اپنے کاموں کے بالمقابل طاقت حاصل کر سکیں اور اپنے علاقہ کی سردی کا مقابلہ کر سکیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہے؟ میں نے کہا جی حضور آپ نے ارشاد فرمایا اس سے اجتناب کرو میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ تو اس کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر وہ اس کو نہ چھوڑیں تو پھر ان سے جنگ کرو

—— (۳) ——

اسلام نے شراب حرام کر کے نہ صرف فرزندانِ اسلام بلکہ بنی نوع انسان پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اطباء نے بالاتفاق تحریر کیا ہے کہ شراب کا نشہ خطرناک قسم کی عادت ہے جو سراسر جسم انسانی کے لئے زہر ہے اور یہ جگر کو ناکارہ کر دیتی ہے دل کی دھڑکن غیر معمولی بڑھ جاتی ہے اور انسان کے قوائے عقلیہ پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ انسان سفید اور سیاہ کے درمیان فرق نہیں کر سکتا دماغی اور اعصابی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ گردے اور مثانہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ لقوہ فالج، جنون مرگی۔ مالیخولیا نسیان اور یرقان کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹروں نے

اس امر کا یقینی اظہار کیا ہے کہ اس سے اموات کی شرح بہت بڑھ گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتصادی لحاظ سے جس گھرانہ اور خاندان کے افراد میں یہ شراب نوشی ہوتی ہے ان کا خرچ بڑھ جاتا ہے اور ان کے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں کیونکہ شراب سے اور کئی اخلاقی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۴)

بعض کمزور طبائع کا خیال ہے کہ اگر معمولی مقدار میں شراب پی لی جائے تو اس کا کوئی حرج نہیں اور تھوڑی مقدار اعصاب کو طاقت دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کمزور خیال کا جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک میں ہے آپ فرماتے ہیں۔

مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ
حَرَامٌ۔

کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرتی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے اس ارشاد میں حکمت یہ ہے کہ جب تک ایک بدی کو اس کی جڑھ سے نہ کاٹا جائے اس کا رکنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ نشہ پیدا کرنے والی چیزوں میں یہ خطرہ موجود ہوتا ہے کہ اس کی تھوڑی مقدار سے قدم زیادہ مقدار کی طرف بڑھ جاتا ہے اور بالآخر اس سے چھٹکارا محال اور ناممکن ہو جاتا ہے۔

الغرض اسلام نے شراب کی حرمت میں اخلاقی و اقتصادی اور اجتماعی فوائد پنہاں ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر غور کیا جائے تو حرمت شراب کی حکمت واضح ہے۔

غلبۂ اسلام کا دن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"فطرتی طور پر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں غلبۂ اسلام کا دن دیکھ لیں۔ مگر اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور قربانیوں کے تسلسل میں کسی وقت اور کسی مقام میں بھی کمی نہ آنے دیں۔ نہ مقدار میں اور نہ کیفیت میں"

ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کے مالی جہاد کو (جس کے ذریعہ اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کی مہم شروع ہے) مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جائیں اور مالی قربانیوں کے تسلسل میں کسی وقت بھی کمی نہ آنے پائے تا اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں ہمیں غلبۂ اسلام کا دن دکھا دے۔ آمین۔

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ر شہادت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۲ر اپریل ۱۹۷۲ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں عزیزہ ساجدہ باجوہ صاحبہ سلمہا بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ دانا زید کا کا نکاح عزیز داؤد احمد صاحب بھاراں ابن مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب پوبلہ بھاراں ضلع سیالکوٹ سے دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

داؤد احمد صاحب حضرت چوہدری غلام محمد صاحب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور ساجدہ باجوہ صاحبہ حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب صحابی رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رضی کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

نوٹ

اس نکاح کا مختصر اعلان ۲۷ر اپریل ۱۹۷۲ء کے شمارہ میں صفحہ ۴ پر شعبہ زود نویسی کی طرف سے بعض اور اعلانات نکاح کے ہمراہ شائع ہوا۔ لیکن اس میں بعض نام غلط درج تھے لہٰذا دوبارہ مفصل اعلان شائع کیا گیا ہے۔ احباب سابقہ اعلان کی تصحیح فرمالیں۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کا وجد آفریں نعتیہ کلام

مذہبی رسالہ "ضیائے حرم" میں

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

لاہور سے جناب پیر محمد کرم شاہ صاحب ایم اے آنرز (الازہر) سجادہ نشین بھیرہ کی ادارت میں "ضیائے حرم" کے نام پر ایک معیاری مذہبی رسالہ نکلتا ہے۔

اس رسالہ کی اپریل ۱۹۷۲ء کی اشاعت کے مندرجات نظم و نثر میں سب سے ممتاز، سب سے منفرد اور سب سے نمایاں چیز بلکہ اس پورے شمارہ کی روح رواں اور جان وہ نعتیہ کلام ہے جو اس پرچہ کے صفحہ ۷۲ پر "ہدیہ نعت" کے زیر عنوان نہایت نفیس دلآویز اور جلی قلم سے چھپا ہے اور جو مندرجہ ذیل پُرمعارف اشعار پر مشتمل ہے۔

جان و دلم فدائے جمالِ محمد است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمد است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمد است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمد است
ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمد است

(ترجمہ) میرے جان و دل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کوچہ پر قربان ہے۔ میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا اور عقل کے کانوں سے سنا کہ ہر جگہ جمالِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کا چرچا ہے۔ معارف کا یہ چشمۂ رواں جو میں مخلوق خدا کو دے رہا ہوں کمالاتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سمندر کا صرف ایک قطرہ ہے۔ یہ میری آگ عشق محمد کی آگ کا ایک حصہ ہے اور میرا پانی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شفاف پانی سے لیا ہوا ہے۔

چونکہ معزز ادارہ "ضیائے حرم" نے یہ بتلانے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں عقیدت و الفت کے یہ بے مثال پھول کس عاشقِ رسول نے پیش کئے ہیں اس لئے سلسلہ احمدیہ کے ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے مجھ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ میں یہ حقیقت واضح کروں کہ مندرجہ بالا روح پرور نعتیہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل بانیٔ جماعت احمدیہ مہدی مسعود علیہ السلام کا ہے جو حضور نے اپنے شہرۂ آفاق اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے شروع میں لکھا اور پہلی بار امرتسر کے اخبار "ریاض ہند" یکم مارچ ۱۸۸۶ء میں بطور ضمیمہ شائع ہوا اور بعد ازاں ۱۸۹۳ء میں حضور کی کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام" کے آخر میں دوبارہ چھپا اور جو درثمین فارسی کے سب ایڈیشنوں میں موجود ہے۔

عشق و فدائیت میں ڈوبے ہوئے ان عارفانہ اشعار کی اثر انگیزی، مقبولیت اور عظمتِ شان کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ قبل ازیں بعض بلند پایہ علمی شخصیتوں نے ان کو اپنی طرف منسوب کرنے کی ناکام کوشش کی ہے مثلاً مئی ۱۹۳۰ء میں ایک صاحب پیر عبدالقیوم صاحب زاہد آبادی نے "السیف الصارم" شائع کی جس کے صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷ پر حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی دیگر فارسی منظومات کے علاوہ ان اشعار کو بھی اپنی طرف منسوب کر کے چھاپ دیا۔ یہ کتاب نذیر پرنٹنگ پریس ہال بازار میں طبع ہوئی اور میرے پاس موجود ہے کتاب کے سرورق پر مؤلف کتاب کو "عالم ربانی" اور عارف یزدانی سے ملقّب کیا گیا ہے اور پشت پر ان کے پیر و مرشد جناب غوث محمد ابن شاہ ولی اللہ نقشبندی المجددی کا ایک عربی اجازت نامہ دیا گیا ہے کہ مؤلف کتاب نے مجھ سے نقشبندیہ طریق پر بیعت کی اور سابقہ کے مقامات طے کرتے ہوئے مقامات مجددیہ کے کمالات تک پہنچے اور اب میں انہیں ارشاد کی اجازت دیتا ہوں اور وہ طریقہ نقشبندی میں میرے خلیفہ ہیں اور ان کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ مبارک وہ جو ان کی پیروی کرتا ہے۔ (ترجمہ)

؏

قیاس کن ز گلستانِ من بہارِ مرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

117

ضرورت کا تقاضا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی مالی قربانی کی طرف جن حکیمانہ الفاظ میں ہمیں متوجہ فرمایا ہے وہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں:۔

"اگر ہم آج کی ضرورت کا تقاضا پورا نہیں کرتے تو پہلے جو تقاضے ہم نے پورے کئے وہ بھی رائیگاں جائیں گے کیونکہ اُن کا آخری اور حقیقی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ لیکن اگر ہم اپنی پہلی کوششوں کے نتیجہ میں اپنی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے آج کی ضرورتوں کو پورا کر دیں تو پھر ہمارا ایک قدم آگے بڑھ گیا اور پھر اگلے سال ہمارا ایک اور قدم آگے بڑھ جائے گا۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں اسلام غالب آجائے گا۔"

اس ارشاد کی روشنی میں وہ احباب جو حیثیت سے کم چندہ دیتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنی قربانی کو قابلِ قدر معیار پہ لانے کا اہتمام فرمائیں جو موجودہ وقت کے تقاضے کو پورا کر سکے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

تعاونوا علی البرّ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک فرد ہونے کے لحاظ سے ہم نے ایک بہت بھاری ذمہ داری قبول کر رکھی ہے۔ ہماری زندگی کا نقطۂ مرکزیہ صرف اور صرف مخلوقِ خدا کو اپنے رب کے آستانہ پہ جھکانا ہے اور یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ دنیا کے دھندے ایک ثانوی حیثیت رکھتے ہیں لہذا اتنی اہم ذمہ داری کا تقاضا ہے کہ ہمارے اندر ایک تڑپ ہو۔ ایک آگ ہو جو ہمیں ہر وقت بے چین کر رہی ہو کہ ہم کہاں تک اپنے اس اہم فریضہ سے سرخرو ہو رہے ہیں۔ کسی مجلس کے اراکین کا محض عہدیداروں کا انتخاب کر دینا ہرگز کافی نہیں اس سے ان کی ذمہ داری کم نہیں ہو جاتی بلکہ بڑھ جاتی ہے کہ انہوں نے اپنے عہدیداروں کا ہر ممکن ہاتھ بٹا کر ثابت کرنا ہے کہ انتخاب کرتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو کہ "امانت اہل لوگوں کے سپرد کی جائے" کا پورا پورا لحاظ رکھا تھا۔ اگر اس روح کے ساتھ کسی مجلس کے جملہ اراکین اُٹھ کھڑے ہوں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی مجلس لغو یا نادار رہے یا اس کی طرف سے بروقت بجٹ وغیرہ موصول نہ ہو۔

خدا کرے کہ یہ روح ہم سب میں پیدا ہو جائے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو شعبہ مال کی طرف سے ششماہی جائزہ بھجوا دیا گیا ہے۔ اس جائزہ سے آپ کو اپنی مالی پوزیشن کا علم ہو چکا ہوگا۔ سال کا نصف حصّہ گزر چکا ہے گویا اب تک نصف بجٹ مرکز کو مل جانا چاہیئے تھا جن مجالس نے نصف بجٹ کے برابر یا زائد ادائیگی کر دی ہو ان کے قائدین و ناظمین مال یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مگر ایسی مجالس جن کی ادائیگی نصف بجٹ سے کم ہے تو ایسی صورت قابلِ فکر ہے۔ مرکز کی مالی ضروریات کا تقاضا ہے کہ مرکز کو تدریجی بجٹ کے لحاظ سے وصولی پہنچتی رہے۔

پس آپ سے درخواست ہے کہ اگر پہلی ششماہی میں کسی وجہ سے کمی رہ گئی ہے تو اب اس کمی کو دُور کیا جائے۔ وصولی کا خصوصی پروگرام بنائیں اور ہر خادم تک پہنچ کر وصولی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی ہر آن تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

یہ خبر خوشی کے ساتھ سُنی جائے گی کہ مکرم عبدالمجید صاحب چیمہ ابن جناب عبدالرحیم صاحب چیمہ آف دارالرحمت شرقی کو آسٹن یونیورسٹی (برمنگھم) کی طرف سے بائیولاجیکل سائنسز میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی ہے۔ آپ تین سال تک غانا (مغربی افریقہ) میں تعلیمی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

(سلیم اختر صدیقی لندن)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے دوست مکرم محمد ادریس صاحب متعلم جامعہ احمدیہ سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس مخلص نوجوان کی صحتِ کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(عبدالمومن ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

۲۔ میری خالہ (اہلیہ مکرم خواجہ محمد احمد صاحب آف جڑانوالہ) عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب تکلیف بڑھ گئی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (نسیم خانم بنت عبداللہ جان صاحب سبز کی فروش رحمت بازار۔ ربوہ)

۳۔ میری چچی صاحبہ محترمہ سکینہ بی بی زوجہ چوہدری محمد علی صاحب آجکل سخت بیمار ہیں۔ احباب سے گزارش ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ (سیکرٹری مال سانگلہ ہل)

۴۔ محترم میاں امیرالدین صاحب بھارت نگر لاہور بڑے سخت بیمار ہیں اور کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالحی وزیر آباد)

۵۔ میرے بھائی محترم محمد حفیظ اللہ صاحب چند دنوں تک پاکستان سے لیبیا روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کا بیرون ملک جانا ہم سب کے لئے بابرکت ہو۔ (محمد نصراللہ دارالبرکات ربوہ)

۶۔ میرے والد اللہ رکھا صاحب اپنی آنکھوں کے علاج کے لئے میو ہسپتال میں داخل ہیں آج ان کی آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے احباب ان کے کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (حمید احمد خان لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سکنڈری سکول "روکوپور" سیرالیون میں

زراعت کا مضمون بھی شروع ہوگیا

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت سیرالیون میں روکوپور کے مقام پر چلنے والے احمدیہ سیکنڈری سکول میں مکرم پرنسپل صاحب کو ایگریکلچر کا مضمون بھی شروع کرنے کی توفیق دی ہے۔ الحمدللہ۔

یہ سکول ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو کھلا تھا۔ اس کے پرنسپل مکرم ا۔ا۔ احمد صاحب بیگمن ایم ایس سی (ایگریکلچر) ہیں۔

یہ امر بھی دلچسپی کا باعث ہوگا کہ یہ سیرالیون میں پہلا سیکنڈری سکول ہے جس میں زراعت کا مضمون شروع کیا گیا ہے۔ روکوپور میں RICE RESEARCH STATION ہونے کی وجہ سے طلباء اور دوسرے لوگ بھی دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں بلکہ اسٹیشن کے بالا افسر نے مکرم پرنسپل صاحب کی خدمت میں مدد کی درخواست بھی کی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے اور انہیں اہل افریقہ کی اعلیٰ رنگ میں بیش از پیش خدمت کی توفیق دے۔ نیز ان کے سکول کو اسلامی علوم کے پھیلانے کا مرکز بھی بنا دے۔ آمین۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

واقفین عارضی توجہ فرمائیں

۱۔ تحریک وقف عارضی میں شمولیت کے لئے فارم پُر کرنے والے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنا پورا پتہ صاف خط میں تحریر فرمایا کریں۔ نیز عرصہ وقف کی تعیین بھی ضرور فرمایا کریں۔

۲۔ بعض دفعہ فارم وقف کی تاریخ گزر جانے کے بعد دفتر میں پہنچتے ہیں اس وجہ سے ایسے واقفین کی پیشکش سے نظارت فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ امراء و صدر صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ فارم عرصہ وقف شروع ہونے سے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت ہذا میں پہنچ جایا کریں۔ تا واقفین کو تقرری کی بروقت اطلاع دی جا سکے۔

۳۔ نیز واقفین اپنی رپورٹیں بھجواتے وقت اپنے وفد کا نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب کی وفات

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب ۱۳-۱۴ مئی کی درمیانی شب کو ساڑھے دس بجے انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ عرصہ سے بیمار تھیں ۱۲ مئی کی پچھلے پہر طبیعت اچانک زیادہ خراب ہوگئی اور ہر ممکن طبی امداد اور علاج کے باوجود نہ سنبھلی۔ بالآخر اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر کے مالک حقیقی سے جا ملیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نے ۷۵ سال عمر پائی۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ نہایت اعلیٰ صفات کی مالک تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ احمدیت سے حقیقی عشق رکھنے والی اور اخلاق حسنہ سے متصف ہستی تھیں۔ ۱۴ مئی کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم قاضی محمد اسلم صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے دعا کرائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

مرحومہ کے بڑے بیٹے مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود اور مکرم لطف المنان صاحب افریقہ اور امریکہ میں ہیں احباب ان کے لئے خاص دعا فرمائیں۔

محترم میاں عطاء الرحمٰن صاحب خود بھی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

سیرالیون سے ایک احمدی ڈاکٹر کا خط

مریض سرکاری ہسپتال کی بہترین سہولتیں چھوڑ کر ہمارے پاس آجاتے ہیں

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے نہ صرف احمدی ڈاکٹروں کو آگے بڑھو پروگرام کے تحت اپنی خدمات وقف کر کے افریقہ جانے کی توفیق دی بلکہ ان کے دلوں میں یہ تحریک بھی کی کہ مریضوں کی خدمت کے لئے دن رات تیار رہنا چاہیئے۔

ایک احمدی ڈاکٹر مکرم سردار محمد حسن صاحب کا سیرالیون سے آمدہ خط درج ذیل کیا جاتا ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب ایم بی بی ایس ہیں اور مکرم سردار نور احمد صاحب ساکن بھوڑے آہل ضلع لاہور کے صاحبزادے ہیں۔ آپ جولائی ۱۹۷۱ء سے احمدیہ نصرت جہاں کلینک بمقام روکوپور سیرالیون میں عمدگی سے خدمت بجا لا رہے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

"کوشش یہی ہے کہ مریض کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہوں۔ بعض دوست مجھے منع کرتے ہیں کہ ایسی عادت نہ ڈالو مریض اس طرح تنگ کریں گے۔ مگر میرا اپنا خیال اس کے الٹ ہے حضور کا مقصد خدمت ہے اس لئے خدمت مقدم ہونی چاہیئے۔ آخر جو مریض دو تین میل چل کر رات کو آجاتا ہے وہ ضرورت مند ہی ہوتا ہے اس کی حاجت پوری کرنی چاہیئے۔ میں تو اس اصول کا پابند ہوں اور مریضوں کی خدمت کے لئے ہر وقت حاضر ہوں۔ اسی وجہ سے لوگ سرکاری ہسپتال سے بہترین سہولتیں چھوڑ کر میرے پاس بیس پچیس میل سے بھی آجاتے ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ افریقہ میں مصروف عمل ڈاکٹروں کو کما حقہ خدمات بجا لانے کی توفیق دے نیز انہیں وہاں اسلام کے پودے کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک پاکستان کے نام کو روشن کرنے والا بھی بنائے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ تقسیم انعامات

۱۰ مئی بروز بدھ پانچ بجے شام دفتر لجنہ اماء اللہ کے لان میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ تقسیم انعامات زیر صدارت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو امۃ الکریم نزہت صاحبہ نے کی۔ حلیمہ زاہدہ نے نظم پڑھی جس کے بعد صاحبزادی امۃ الحئی صاحبہ نے لجنہ ربوہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور بتایا کہ ۱۹۶۹ء میں محلہ دارالعلوم غربی اول دارالرحمت غربی ب دوم اور دارالرحمت شرقی ب سوم رہے ۱۹۷۰ء میں دارالصدر غربی ب اول۔ دارالعلوم غربی دوم اور دارالبرکات سوم رہے۔ شعبہ جات کے لحاظ سے بھی انعامات مقرر کئے گئے تھے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ چونکہ لجنہ اماء اللہ ربوہ گزشتہ تین سال سے متواتر اول آ رہی ہے اس لئے لجنہ مرکزیہ کی طرف سے دی گئی ٹرافی مستقل طور پر اب لجنہ ربوہ کی ہو گئی ہے اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کی ٹرافی بھی اور اجتماع کی شیلڈ بھی لجنہ ربوہ کو ملی ہے۔ آخر میں محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ ربوہ نے مختصر تقریر فرمائی آپ نے تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ بالآخر دعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔ اس موقعہ پر ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں وہ خوبصورت مگر کارآمد اور ارزاں اشیاء رکھی گئی تھیں جو نمائش برائے جلسہ سالانہ ۱۹۷۱ء کے لئے تیار کی گئی تھیں۔

یہ انعامات حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے تقسیم فرمائے۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں انعامات حاصل کرنے والے محلہ جات کو مبارکباد دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آئندہ اس سے بھی بڑھ کر انہیں کام کرنے کی توفیق بخشے۔ (سیکرٹری اشاعت لجنہ مرکزیہ)

غلبۂ اسلام

ہم جانتے ہیں کہ غلبۂ اسلام کا وقت آن پہنچا ہے پس آؤ ہم سب مل کر جد و جہد کریں۔

(قیادت اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴